کے خصوصی احکام و مسائل

جمع و ترتیب

مدثر رحمانی مدنی
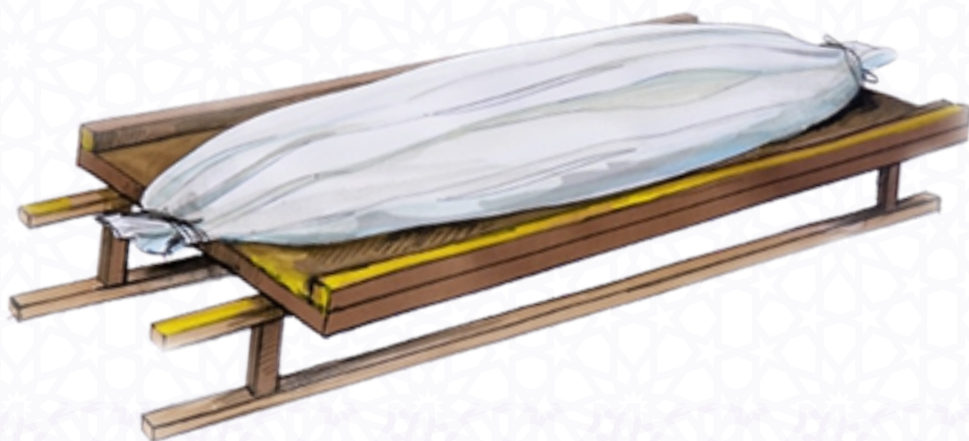
مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حالت احرام میں سواری سے گر کر ہلاک ہو گیا تھا

اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔

(صحیح بخاری: ۱۸۴۹)
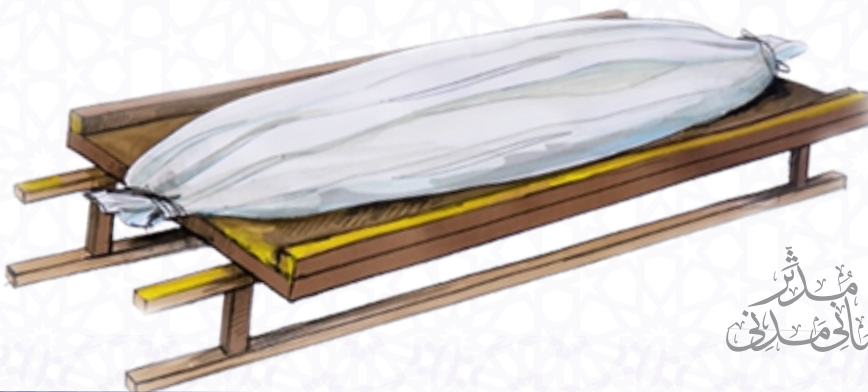
کیا میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: لَوْ مِتِّ قَبْلِ، فَغَسَّلْتُكِ،

اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو میں تمہیں غسل دوں گا۔

(سنن ابن ماجہ: ۱۴۶۵، حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اگر مجھے پہلے وہ خیال آجاتا جو بعد میں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواج مطہرات ہی غسل دیتیں۔

(سنن ابن ماجہ: ۱۴۶۴، صحیح)
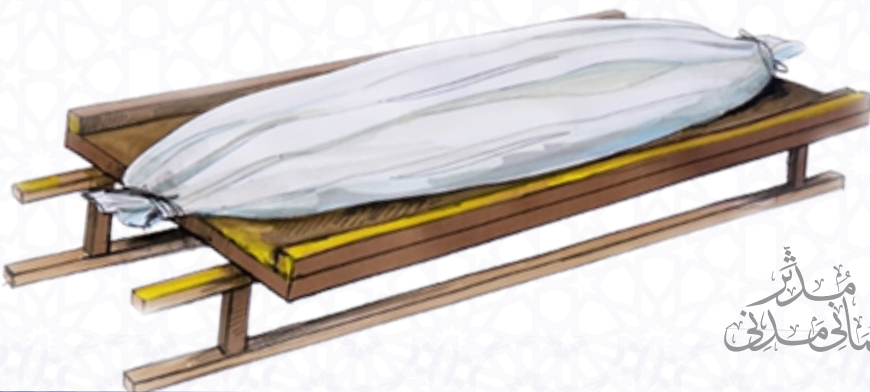
میت کو غسل دینے کے لئے پردے کا اہتمام کرنا
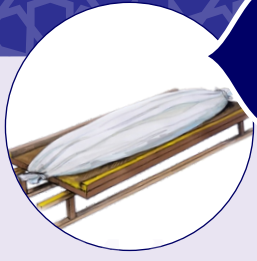
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ،
وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ،

مرد، مرد کا ستر نہ دیکھے اور عورت، عورت کا ستر نہ دیکھے۔

(صحیح مسلم: ۳۳۸)
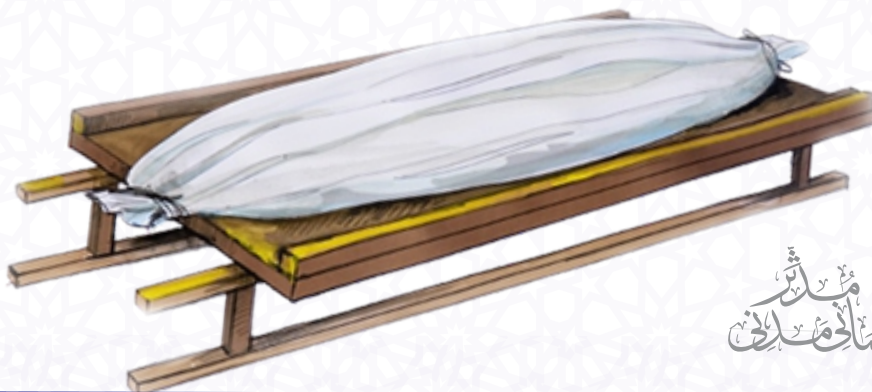
میت کو غسل دینے کی شروعات کس طرف سے کی جائے؟

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کو غسل دینے کے متعلق فرمایا:

ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

ان کی دائیں اطراف اور وضو کے مقامات سے غسل کا آغاز کریں۔

(صحیح بخاری: ۱۲۵۵)
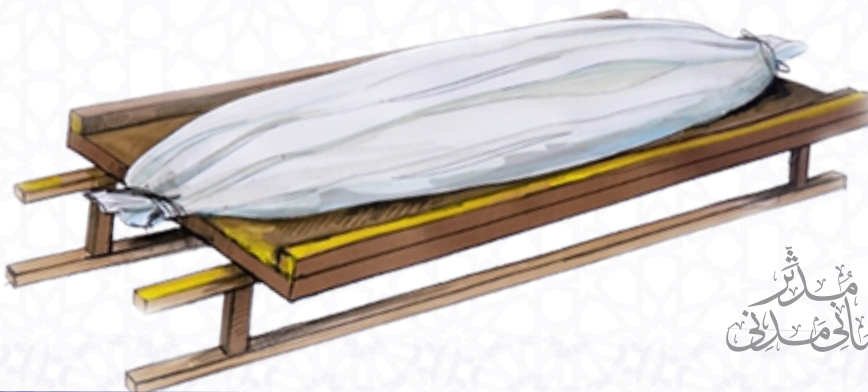
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

5
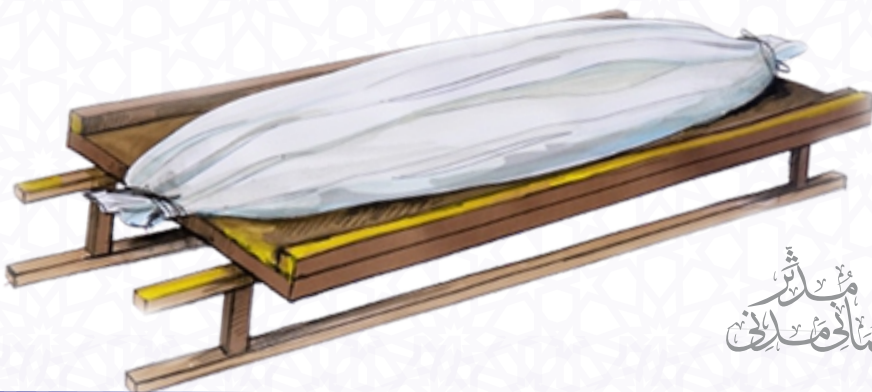
میت کو کتنی مرتبہ غسل دیا جائے؟

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے کہا: جب آپ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار بھی دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کچھ کافور بھی استعمال کرو، پھر جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔“ چنانچہ جب ہم اسے غسل دے کر فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ”اس میں پورا بدن لپیٹ دو۔“ (صحیح بخاری: ۱۲۵۳)

ایک روایت میں ہے کہ ”اسے طاق عدد میں غسل دو“ (صحیح بخاری: ۱۲۵۴)
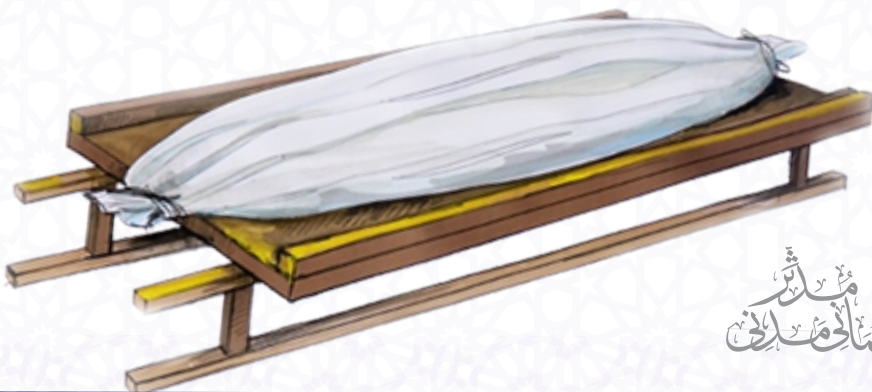
کیا غسل کے لئے عورت کے بال کھولنا اور چوٹی بنانا درست ہے؟

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عورتوں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی بال کھولے، انھیں دھویا، پھر ان کی تین چوٹیاں بنائیں۔ (صحیح بخاری: ۱۲۶۰)

اسی طرح اگر کسی مرد نے بال رکھے ہوں تو مرنے کے بعد اسے غسل دیتے وقت اس کے بال بھی کھولے جاسکتے ہیں۔ (فتح الباري: ۱۷۰/۳)

میت کو غسل دینے کے شرائط اور طریقہ

میت کو غسل دینے کے لئے تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) بلوغت

(أ) کپڑوں کو نکالنے سے پہلے ناف سے گھٹنے تک اس کی شرمگاہ چھپادی جائے۔ (مسند احمد: ۱۷۸/۲)

(ب) پھر اس کے کپڑے نکالے جائیں۔ (سنن ابوداؤد: ۳۱۴۱)

(ج) غسل دینے والا اپنے بائیں ہاتھ میں دستانہ یا کوئی کپڑا لپیٹ لے اور اس سے میت کی شرمگاہ کو اچھی طرح صاف کرے۔

(د) غسل دینے والا میت کو نماز جیسا وضو کرائے۔

(ل) پھر میت کو دائیں اعضاء کی طرف سے دھونا شروع کرے۔

(م) عورت کے بالوں کو اچھی طرح دھویا جائے پھر تین چوٹی بنا کر پیچھے کی طرف ڈال دیا جائے۔

(ن) میت کے جسم کو کپڑے سے خشک کرنے کے بعد کفن پہنایا جائے۔

اگر میت کو غسل دینا مشکل ہو تو کیا کیا جائے؟

اگر میت کو غسل دینا مشکل ہو تو اسے تیمم کرایا جائے۔

جیسا کہ اللہ رب العالمین نے پانی نہ ملنے یا اس کے استعمال سے عاجزی یا نقصان پہنچنے کی صورت میں چھوٹی و بڑی ناپاکی سے پاکی حاصل کرنے کے لئے تیمم کو مشروع قرار دیا ہے۔

(مجموع فتاوی ابن باز: ۱۲۳/۱۳)
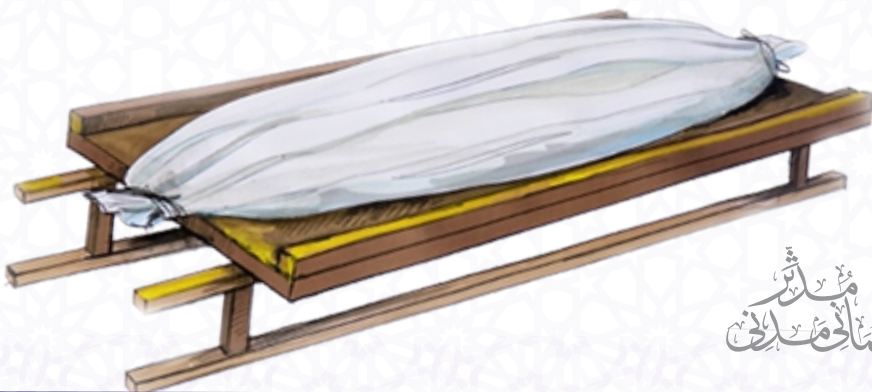
نماز جنازہ کے خصوصی احکام ومسائل

9

کیا میت کو غسل دینے والا خود غسل کرے؟

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم اپنے میت کو غسل دے چکو تو تم پر غسل (ضروری) نہیں کیونکہ تمھاری میت پاکیزگی کی حالت میں فوت ہوئی ہے لہذا تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ دھولو۔ (سنن دارقطنی:۲/۷٦، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم میت کو غسل دیتے تھے تو ہم سے کچھ غسل کرلیتے تھے اور کچھ غسل نہیں کرتے تھے۔

(سنن دارقطنی:۲/۷۲، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے)

جمہور علماء کے نزدیک غسل دینے والے پر نہ تو غسل واجب ہے اور نہ ہی وضو۔

(التمهيد لابن عبد البر:٦/١٩٥)

Mudassir Rahmani
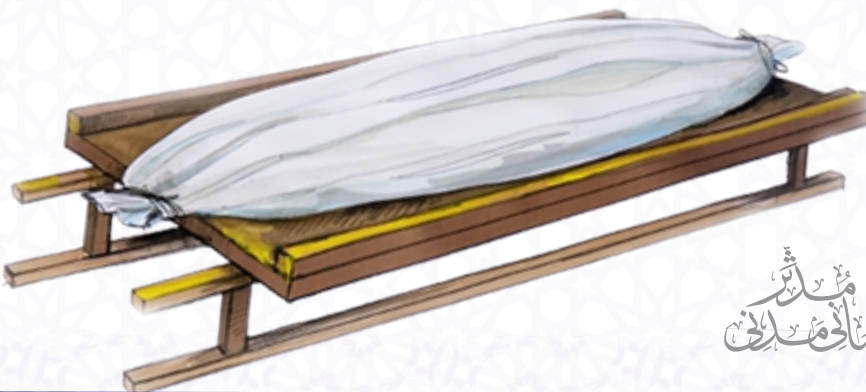
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

10

کفن کیسا ہو؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کپڑے سفید پہنا کرو، یہ تمھارے لباسوں میں بہتر لباس ہے۔ اسی میں اپنی میتوں کو کفن دیا کرو۔ (سنن ابوداؤد:۳۸۷۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میت دھونی دو (یعنی خوشبو لگاؤ) تو تین مرتبہ دو۔ (احمد:۳/۳۳۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ (صحیح بخاری:۱۲۶۴)
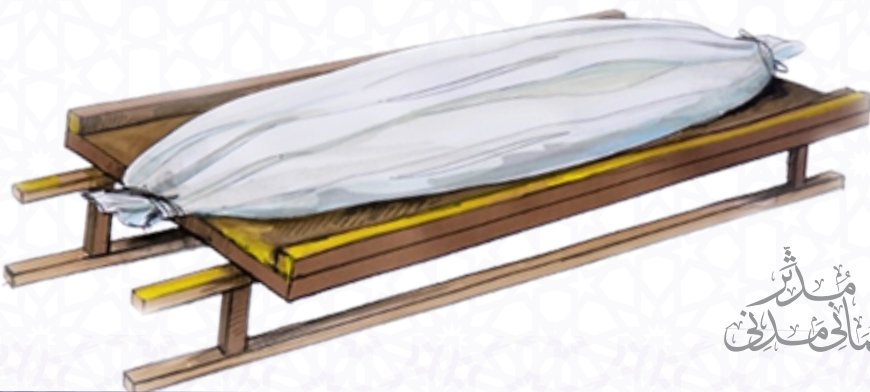
نماز جنازہ کے خصوصی احکام ومسائل

11

کفن یا اس کی قیمت کون ادا کرے؟

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ (صحیح بخاری: ۱۲۷۴)

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ایک چادر کے سوا ان کی کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس میں انہیں کفن دیا جاسکے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کفن مال میت سے واجب ہے اور اگر میت نے مال نہ چھوڑا ہو، تو اس پر واجب ہے جو اس کے خرچ کا ذمہ دار تھا، اور اگر اس کے پاس بھی مال نہ ہو، تو بیت المال اس کے کفن کا ذمہ دار ہے، اور اگر بیت المال کے پاس بھی مال نہ ہو، تو مسلمانوں پر اس کا کفن واجب ہے۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ۷/۱۲)

Mudassir Rahmani
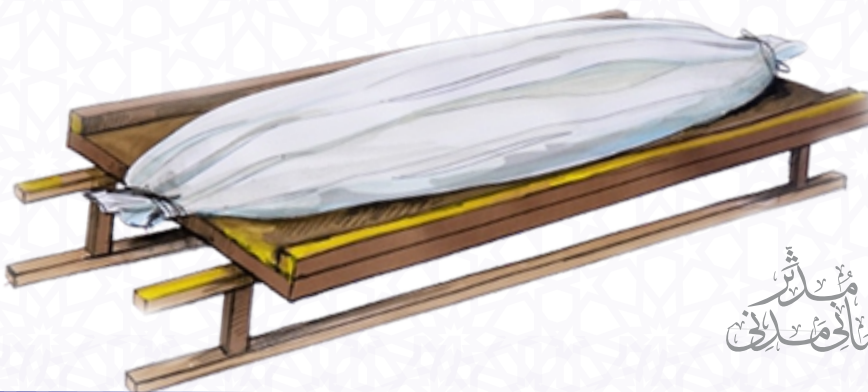
کفن پر قرآنی آیات یا کلمہ وغیرہ لکھنا کیسا ہے؟

کفن پر کلمہ لاالہ الااللہ یا قرآنی آیات یا اللہ کے نام یا ذکر کے کلمات لکھنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ ایسا رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام ﷺ کے طریقہ سے ثابت نہیں ہے، نیز اس میں میت سے خارج ہونے والی نجاستوں کے لگنے کی وجہ سے کلمہ توحید، قرآنی آیات اور اللہ کے مبارک ناموں کی اہانت بھی ہے۔ اسی بنا پر جب امام ابن الصلاح رحمہ اللہ سے اس کی بابت دریافت کیا گیا، تو انھوں نے کہا: ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (دیکھئے: فتاوی ابن الصلاح ۱/۲۶۲)
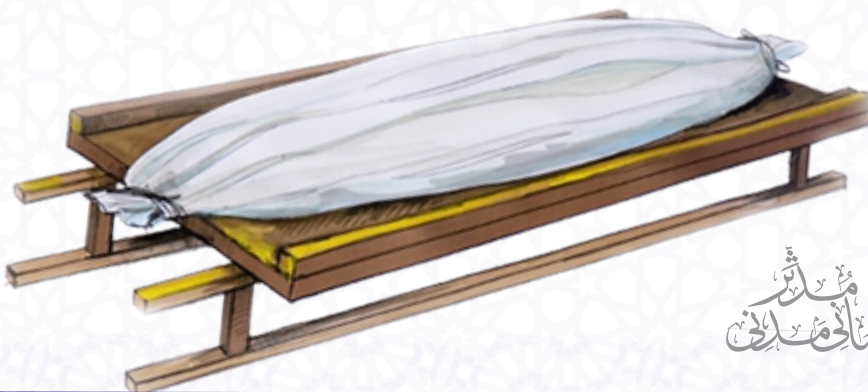
جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت
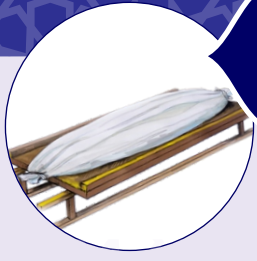
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اتنا بڑا ہو گا جیسے احد کا پہاڑ، اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔“ (صحیح بخاری:٤٧)
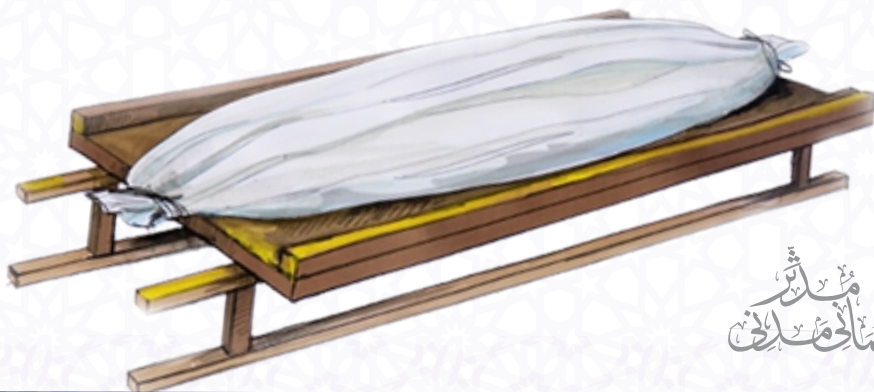
جنازے کے کس طرف چلا جائے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ (سنن ابن ماجہ: ۱۴۸۳)

رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے چلتے تھے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے (آگے، پیچھے دائیں یا بائیں) (سنن ابن ماجہ: ۱۴۸۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی میت کو نہلائے وہ غسل کرے اور جو اسے اٹھائے وہ وضو کرے۔“ (سنن ابی داؤد: ۳۱۶۱)

15
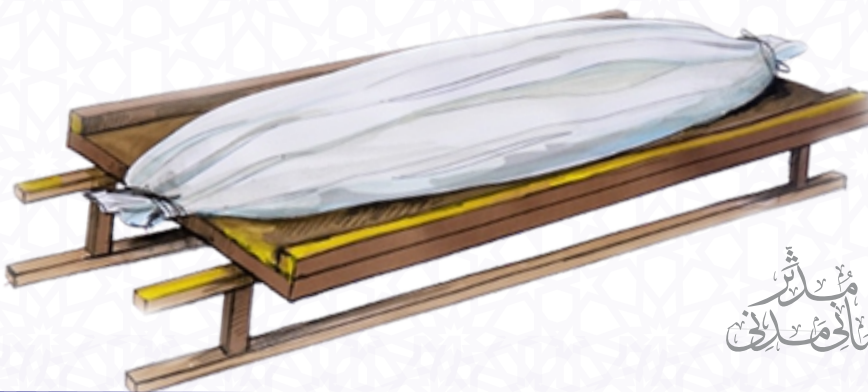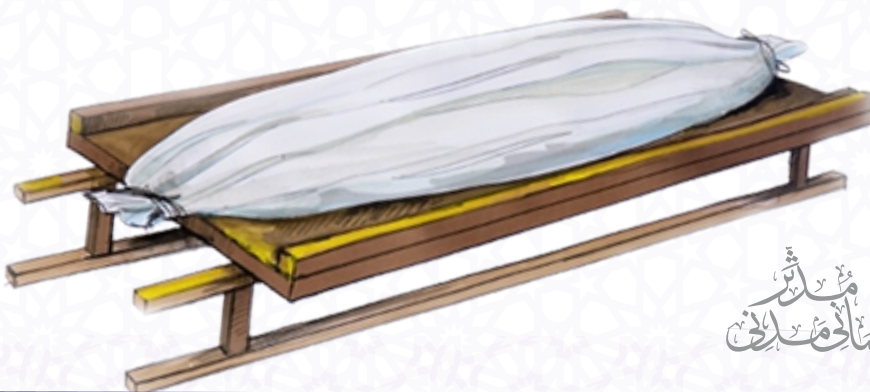
میت کے لئے کھڑا ہونا کیسا ہے؟

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جنازوں کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے، مگر بعد میں بیٹھنے لگ گئے تھے۔

(سنن ابی داؤد:۳۱۷۵)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازے کے لیے کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ اسے لحد میں اتار دیا جاتا، ایک یہودی عالم کا آپ ﷺ کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے کہا: ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: ”بیٹھ جاؤ۔ ان کی مخالفت کرو۔“

(سنن ابی داؤد:۳۱۷۶)

نمازِ جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

16

جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے بلند آواز سے ذکر کرنا!؟

حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام جنازہ کے قریب اونچی آواز کو نا پسند فرماتے تھے۔ (سنن بیہقی: ۴/۷۴)

لجنہ دائمہ کا فتوی:

جنازے کے پیچھے چلنے کا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کار یہ تھا کہ لا الہ الا اللہ یا کوئی قراءت یا اس کی مثل کسی چیز کی بھی آواز نہ سنی جاتی تھی اور جہاں تک ہمیں علم ہے نہ ہی آپ ﷺ نے اجتماعی طور پر لا الہ الا اللہ کہنے کا حکم دیا ہے بلکہ آپ نے جنازے کے پیچھے آواز نکالنے یا آگ لے جانے سے منع فرمایا ہے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ: ۹/۱۹)

نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

17

میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ المُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے: مرنے والے نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے اتنا ترکہ چھوڑا ہے جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ اس کا جنازہ پڑھتے بصورت دیگر آپ دوسرے مسلمانوں سے فرماتے: ”تم خود ہی اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔“ (صحیح بخاری: ۲۲۹۸)

Mudassir Rahmani

نماز جنازہ کے خصوصی احکام ومسائل

18

نماز جنازہ کی فضیلت
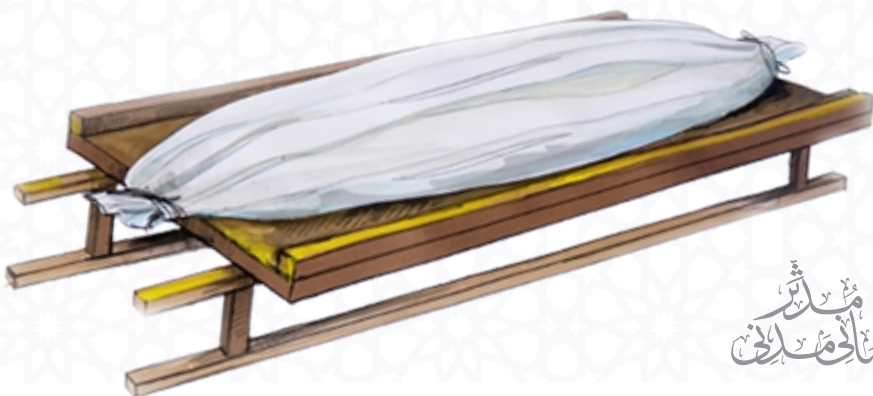
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جنازے میں شریک ہوا یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھا تو اس کے لیے ایک قیراط کا ثواب ہے۔ اور جو کوئی جنازے میں اس کے دفن ہونے تک شریک رہا اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے۔“ کہا گیا: یہ دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”دو بڑے بڑے پہاڑوں کی مانند ہیں۔“

(صحیح بخاری: ۱۳۲۵)
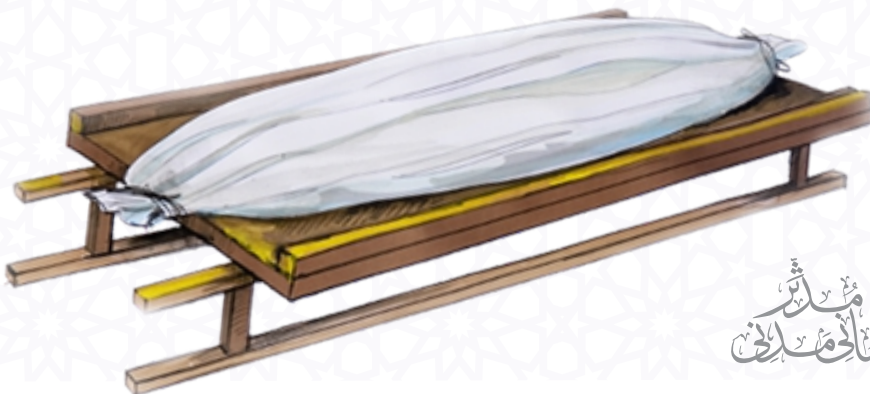
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

19

نماز جنازہ کہاں پڑھی جائے؟

افضل یہ ہے کہ مسجد سے باہر جنازہ گاہ میں نماز جنازہ پڑھی جائے۔ (بخاری: ۱۲۴۵)

لیکن بوقت ضرورت مسجد میں بھی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے گزارا جائے (تاکہ) وہ بھی ان کا جنازہ ادا کر سکیں۔ آپ کی بات پر لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بھول گئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدری صحابی) سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد ہی میں ادا کی تھی۔ (مسلم: ۹۷۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔ (موطا: ۱/۲۳۰)

امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں باب قائم کیا ہے "جنازہ گاہ اور مسجد دونوں جگہ نماز جنازہ پڑھنا درست ہے"۔
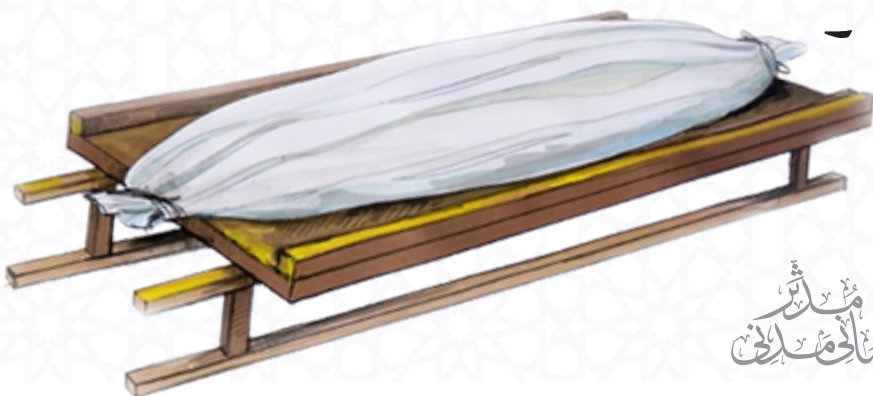
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

20

کیا خواتین نماز جنازہ میں شریک ہو سکتی ہیں؟

خواتین نماز جنازہ میں شریک ہو سکتی ہیں لیکن جنازے کے پیچھے چل کر جانا ان کے لئے درست نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے گزارا جائے (تاکہ) وہ بھی ان کا جنازہ ادا کر سکیں۔ (مسلم: ۹۷۳)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا (بخاری: ۱۲۷۸)
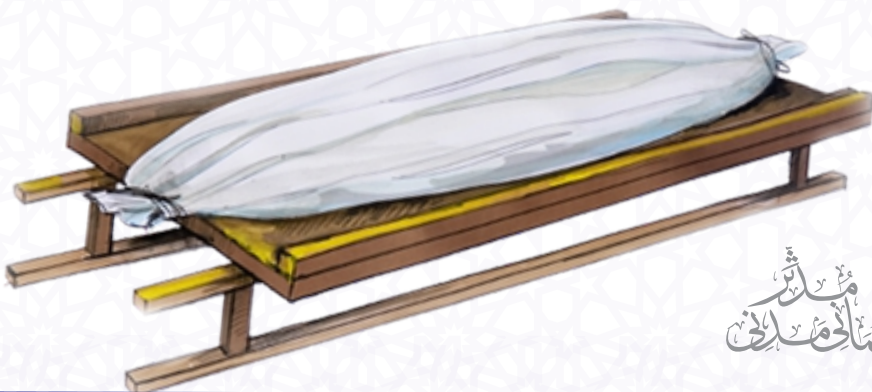
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

21

کیا نماز جنازہ کے لئے طاق صفیں ضروری ہیں؟

ایسی کوئی دلیل موجود نہیں جس سے معلوم ہوتا ہو کہ صفیں طاق ہونا ضروری ہیں لہذا حسب ضرورت کم یا زیادہ صفیں بنائی جا سکتی ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج ملک حبشہ کا ایک صالح شخص فوت ہو گیا ہے، آؤ، اس کی نماز جنازہ پڑھو۔'' حضرت جابر نے کہا: ہم نے صفیں درست کیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی جبکہ ہم آپ کے پیچھے صف بستہ تھے۔ (بخاری: ۱۳۲۰)

صحیح مسلم کی روایت میں دو صفوں کی تعیین بھی موجود ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اٹھو اور اس پر (نجاشی) نماز (جنازہ) پڑھو۔''

(جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر ہم اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری دو صفیں بنائیں۔

(مسلم: ۹۵۲)
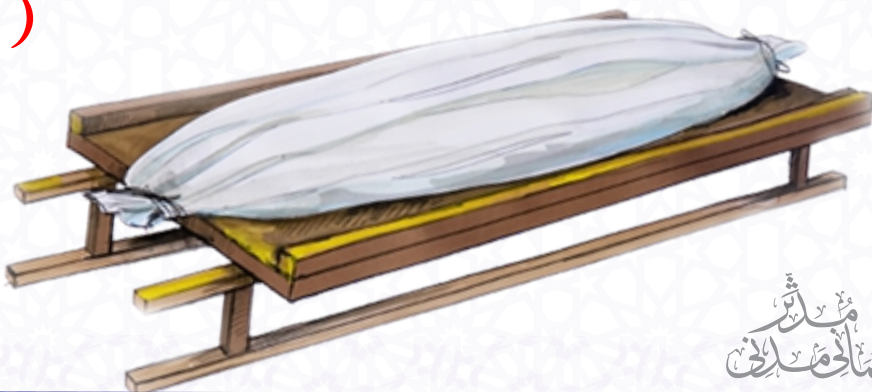
نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون؟

میت کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار وہ ہے جسے میت نے زندگی میں وصیت کی ہو اور اگر میت نے کسی کو وصیت نہ کی ہو تو امیر وقت (شہر کا گورنر) یا اس کا نائب نماز جنازہ پڑھانے کے زیادہ حقدار ہیں جیسا کہ ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی میں بھی موجود تھا۔ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی گردن میں چوکہ لگا کر کہہ رہے تھے۔ "آگے بڑھو نماز جنازہ پڑھاؤ" (مستدرک حاکم: ۳/۱۸۷، شیخ علامہ البانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے)

معلوم ہوا کہ پہلے وصی پھر امیر یا اس کا نائب اور اس کے بعد صحیح مسلم ح: ۶۷۳، کے مطابق قرآن کریم کا حافظ و عالم پھر عمر رسیدہ شخص نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے

اگر نماز جنازہ مسجد میں ادا کی جا رہی ہے تو امام مسجد اس کا زیادہ حق دار ہے (صحیح مسلم: ۶۷۳)

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟
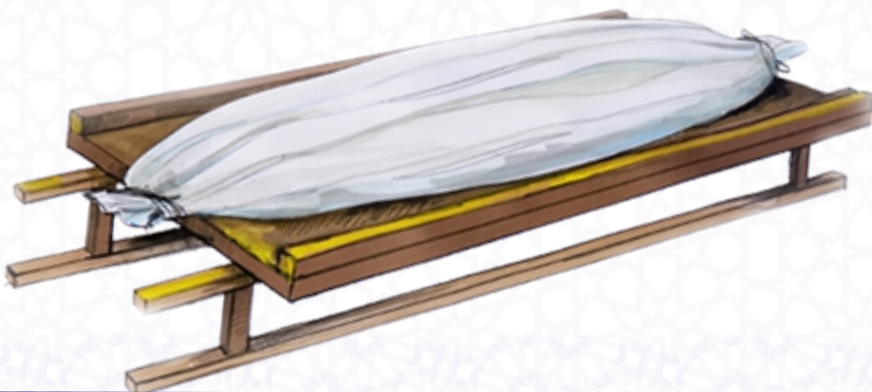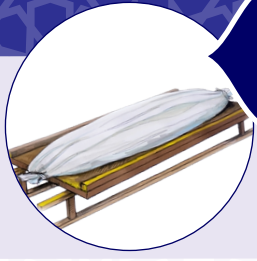
ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کے ساتھ ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھی تو وہ اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ قریش کی ایک عورت کا جنازہ لے کر آئے اور کہا: ابو حمزہ! اس کی بھی نماز جنازہ پڑھا دیجئے، تو وہ چار پائی کے بیچ میں یعنی عورت کی کمر کے سامنے کھڑے ہوئے، تو ان سے علاء بن زیاد نے پوچھا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو عورت اور مرد کے جنازے میں اسی طرح کھڑے ہوتے دیکھا ہے۔ جیسے آپ کھڑے ہوئے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

(ترمذی: ۱۰۳۴، صحیح)
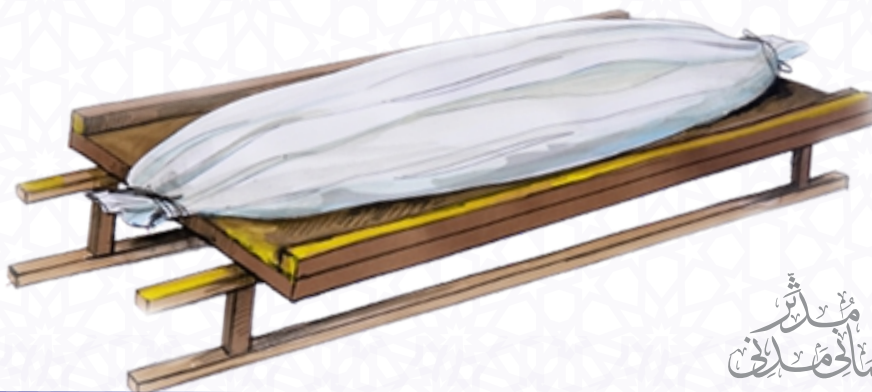
نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

چار یا پانچ تکبیریں کہنا ہی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے البتہ بعض صحابہ سے نو تک تکبیریں کہنے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ (بخاری: ۱۳۳۴)

رسول اللہ ﷺ ایک گیلی (نئی) قبر کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور انھوں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔ (مسلم: ۹۵۴)
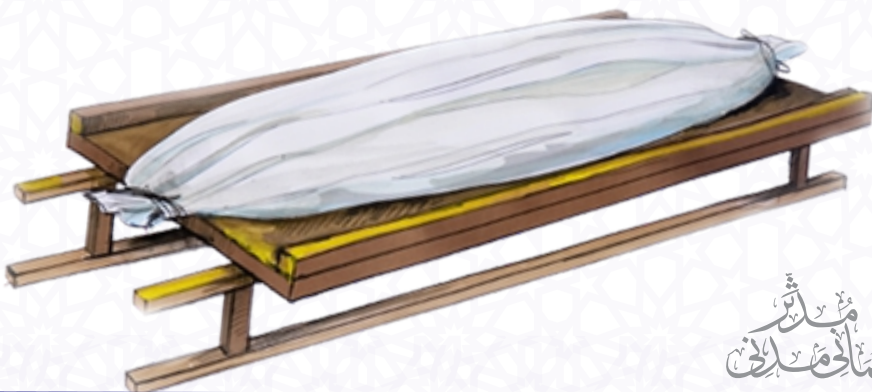
نمازِ جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

25

نمازِ جنازہ کی تکبیروں میں رفع الیدین

نمازِ جنازہ کی تکبیرِ اولیٰ میں رفع الیدین پر تمام اہلِ علم متفق ہیں۔ باقی تکبیرات میں اختلاف ہے۔

ان کی دلیل جو صرف پہلی تکبیر میں رفع الیدین کے قائل ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے میں اللہ اکبر کہا تو پہلی تکبیر پر آپ نے رفع الیدین کیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا۔ (ترمذی: ۱۰۷۷)

امام ترمذی کہتے ہیں: اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے، صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا خیال ہے کہ آدمی جنازے میں ہر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے گا، یہ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔

ان کی دلیل جو ہر تکبیر میں رفع الیدین کے قائل ہیں:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو ہر تکبیر پر رفع الیدین فرماتے اور جب مکمل کر لیتے تو سلام پھیرتے۔“ (علل الدار قطني ۱۳/۲۲ (۲۹۰۸))

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے: کہ آپ (جنازہ کی تکبیرات کے ساتھ) رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب سنۃ الصلوٰۃ علی الجنائز، قبل الحدیث - ۱۳۲۲)

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صحیح بات یہی ہے کہ ہر تکبیر کیساتھ رفع الیدین کیا جائے کیونکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات مروی ہے، جبکہ کچھ افراد کا یہ کہنا کہ: رفع الیدین صرف پہلی تکبیر میں ہوگا، تو یہ کچھ اہل علم کا موقف ہے، تاہم درست بات یہی ہے کہ ہر تکبیر کیساتھ رفع الیدین کیا جائے۔“ (مجموع الفتاوی: ۱۷/۱۳۴)
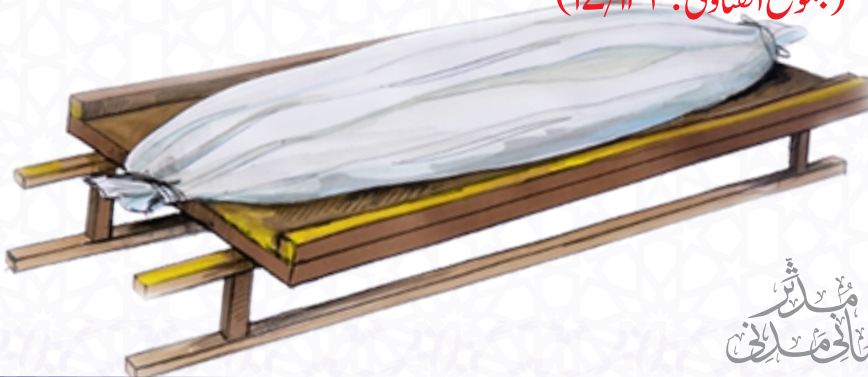
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

26

پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھنا

طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ اس میں آپ نے سورہ فاتحہ کی قرآءت فرمائی۔ فراغت کے بعد فرمایا (کہ میں نے اس لیے پڑھی ہے) تاکہ تمھیں اس کے سنت ہونے کا علم ہو جائے۔ (بخاری: ۱۳۳۵)

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت بھی پڑھی۔ (نسائی: ۱۹۸۷)
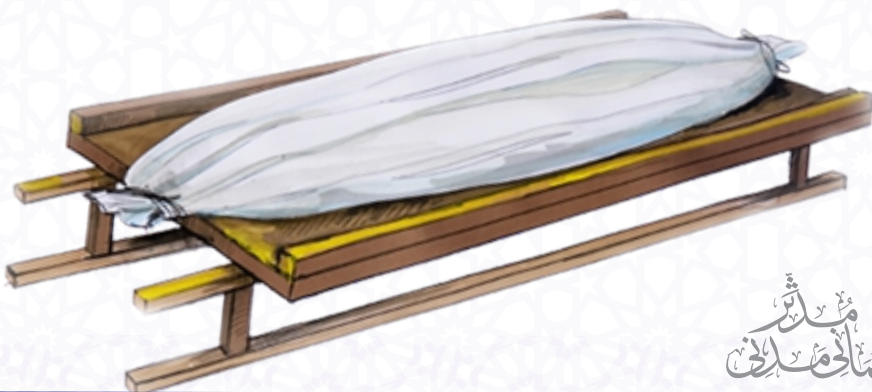
سری اور جہری دونوں طرح قراءت ثابت ہے

جہری قراءت کی دلیل:

نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جہری قراءت کی اور کہا کہ یہ سنت ہے۔ (نسائی:۱۹۸۷)

سری قراءت کی دلیل:

حضرت ابوامامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے، پھر تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر کے بعد سلام پھیر دے۔ (نسائی:۱۹۸۹)
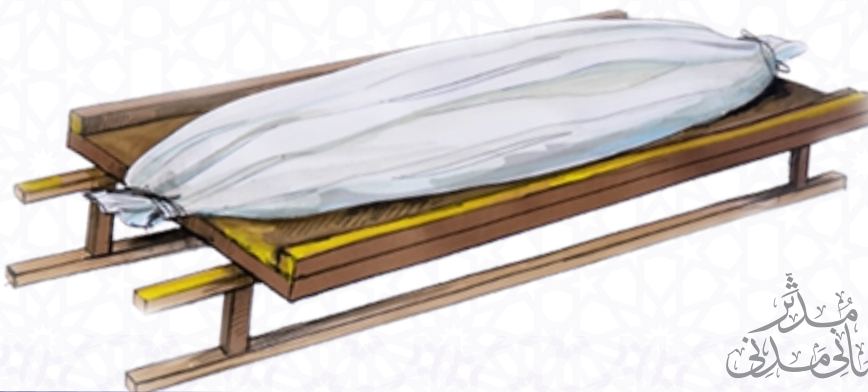
دوسری تکبیر کے بعد کیا پڑھیں؟

دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں:

حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں کسی نے انہیں خبر دی کہ "نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر پہلی تکبیر کے بعد سری طور پر اپنے دل میں سورۂ فاتحہ پڑھے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور پھر خالص ہو کر (تیسری) تکبیر میں جنازے کے لئے دعا کرے۔

(سنن بیہقی: ۷/۳۹۱، مستدرک حاکم: ۱/۵۱۲، احکام الجنائز وبدعہا للالبانی: ۱۵۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
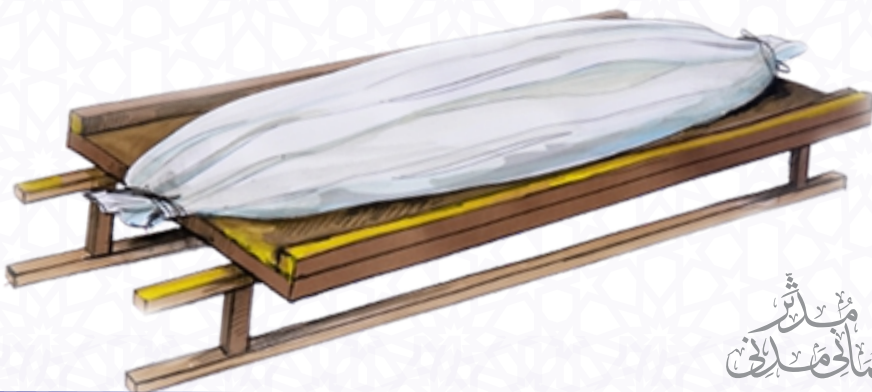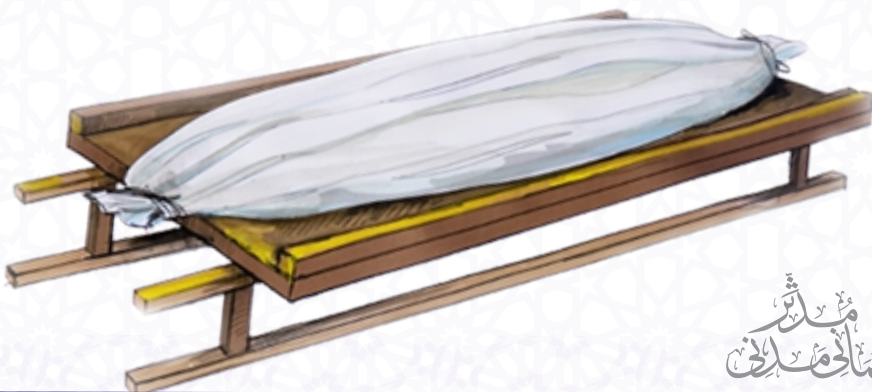
تیسری تکبیر کے بعد کیا پڑھیں؟

تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعائیں پڑھی جائیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جب تم کسی میت کا جنازہ پڑھو تو اس کے لیے اخلاص سے دعا کیا کرو۔“

(ابوداؤد: ۳۱۹۹)

نماز جنازہ کی مسنون دعائیں

(١) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

(ابوداؤد:٣٢٠١)

(٢) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

(مسلم:٩٦٣)

(٣) اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(ابوداؤد:٣٢٠٢)

آخری تکبیر کے بعد سلام پھیرنا
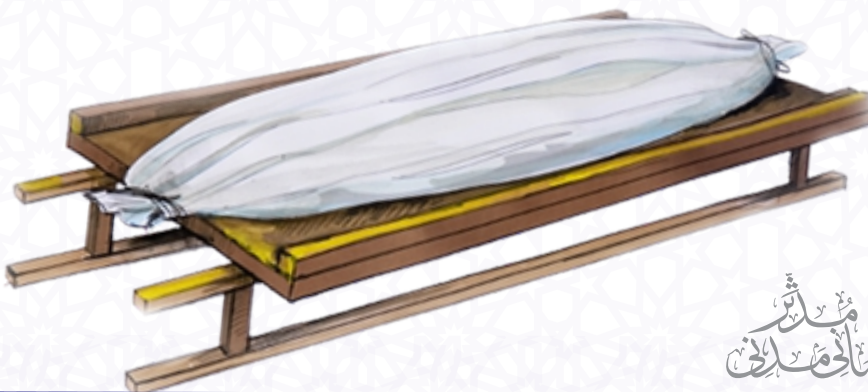
نماز کی طرح دونوں جانب سلام پھیرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کام کیا کرتے تھے جنہیں لوگوں نے چھوڑ دیا ہے: ان میں سے ایک نماز جنازہ میں اس طرح سلام پھیرنا ہے جیسے نماز میں سلام پھیرا جاتا ہے۔ (سنن بیہقی: ۴/۷۱، ۶۹۸۹)

صرف دائیں جانب سلام پھیرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں اور ایک ہی سلام پھیرا۔ (مستدرک حاکم: ۱/۵۱۲، دارقطنی: ۲/۷۲)
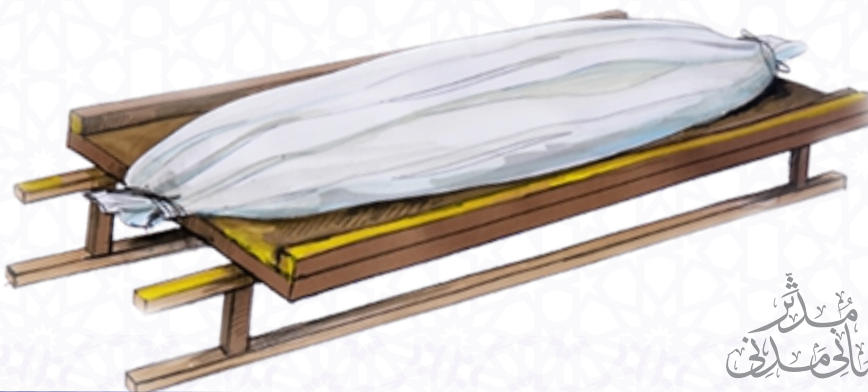
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

32

اگر ایک ساتھ کئی جنازے اکھٹے ہو جائیں؟

مرد ہوں یا عورت ان سب پر ایک ہی جنازہ پڑھی جا سکتی ہے نیز مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھنا بہتر ہے

حضرت عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ ایک عورت اور ایک بچے کے جنازے اکھٹے ہو گئے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بچے کی میت کو لوگوں کی طرف آگے رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے (یعنی قبلے کی طرف) رکھا اور دونوں کا جنازہ (بیک وقت) پڑھا۔ حاضرین میں حضرت ابو سعید خدری، ابن عباس، ابو قتادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو ان سب نے کہا کہ یہی مسنون طریقہ ہے۔

(سنن نسائی: ۱۹۷۷)

نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

33

اگر نماز جنازہ کی کچھ تکبیریں چھوٹ جائیں؟

جب مقتدی سے نمازہ جنازہ کا کچھ حصہ چھوٹ جائے اور وہ بعد میں شامل ہو تو اسے چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز مکمل کر لے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان:

فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا (صحیح بخاری: ٦٣٦)

پھر نماز کا جو حصہ ملے اسے پڑھ لو، اور جو نہ مل سکے اسے بعد میں پورا کر لو۔

علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر مقتدی امام کو تیسری تکبیر میں پائے تو اللہ اکبر کہہ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور جب امام چوتھی تکبیر کہے تو اللہ اکبر کہہ کر نبی پر درود بھیجے اور جب امام سلام پھیر دے تو مقتدی اللہ اکبر کہہ کر میت کے لئے مختصر دعا کرے پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے۔

(مجموع فتاوی ابن باز: ١٤٩/١٣)

مدثر رحمانی مدنی

Mudassir Rahmani
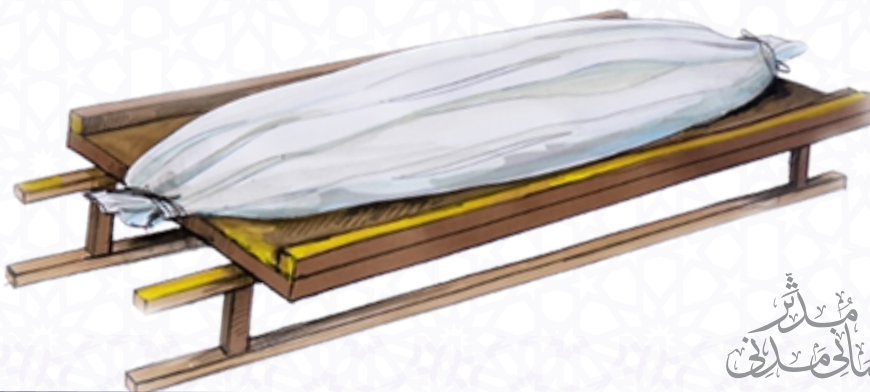
نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

34

تدفین میت کے بعد نماز جنازہ پڑھنا
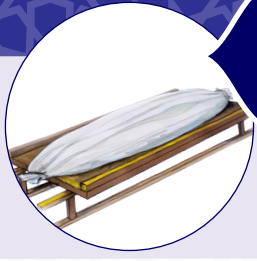
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے گم پایا تو اس کے بارے میں دریافت کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ عورت فوت ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی؟ گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو معمولی سمجھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی قبر آپ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے اس عورت پر نماز جنازہ ادا کی۔"

(صحیح بخاری: ۴۵۸)

اور صحیح مسلم میں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ ایک گیلی (نئی) قبر کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ ﷺ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور انھوں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

(صحیح مسلم: ۹۵۴)
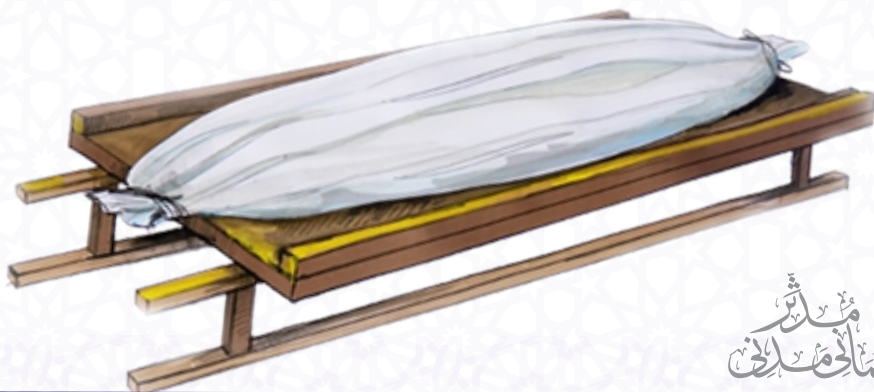
نماز جنازہ کے خصوصی احکام ومسائل

35

کیا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا درست ہے؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ , قَالَ:" نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ تکبیر کہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۳۱۸)

علامہ صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ اس مسئلے کی بابت فرماتے ہیں:

میرے نزدیک راجح اور اقرب الی الصواب بات درج ذیل باتوں کو ملحوظ رکھنا ہے۔

(۱) فوت ہونے والا اچھی شہرت اور سیاسی، مذہبی اور علمی حیثیت کا حامل ہو، ہر چھوٹے بڑے کی نماز جنازہ غائبانہ طور پر پڑھنا غیر مسنون ہے۔

(۲) غائبانہ نماز جنازہ کی ادائیگی میں سیاسی یا مالی مفادات وابستہ نہ ہوں، صرف اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی مطلوب ہو۔

(۳) اس کے لیے اعلانات، اشتہارات اور بینر وغیرہ لگانا، مخصوص علمائے کرام یا مذہبی وسیاسی قائدین سے نماز جنازہ پڑھوانا، نیز انتظار اور اسی قسم کے دیگر ذرائع ابلاغ کو استعمال کرنا، جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں یہ وبا عام ہے، شرعی طور پر محل نظر ہے، لہٰذا اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔

(۴) غائبانہ نماز جنازہ کے موقع پر تقاریر یا خطابات کا بھی قطعاً اہتمام نہ ہو، ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ بصورت دیگر فوت ہونے والے شخص کے لیے صرف دعا کرنا ہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اسے اپنی خصوصی دعاوں میں یاد رکھا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (حاشیہ بلوغ المرام حدیث: ۴۴۹)
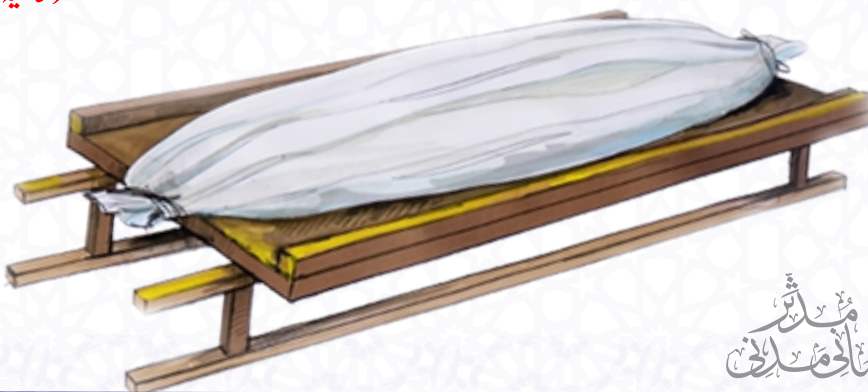
میت کو دفن کرنا خواہ کافر ہی ہو
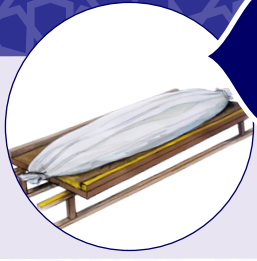
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کی لڑائی میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قریش کے چوبیس (۲۴) مقتول سردار مقام بدر کے ایک بہت ہی اندھیرے اور گندے کنویں میں پھینک دیے جائیں۔ (صحیح بخاری: ۳۹۷۶)

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: ابو طالب وفات پا گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جاؤ انہیں دفن کر دو“ تو انہوں نے کہا: وہ شرک کی حالت میں مرے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جاؤ انہیں دفن کر دو“، چنانچہ جب میں انہیں دفنا کر آپ کے پاس واپس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”غسل کر لو۔“ (سنن نسائی: ۱۹۰، صحیح)

نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

37
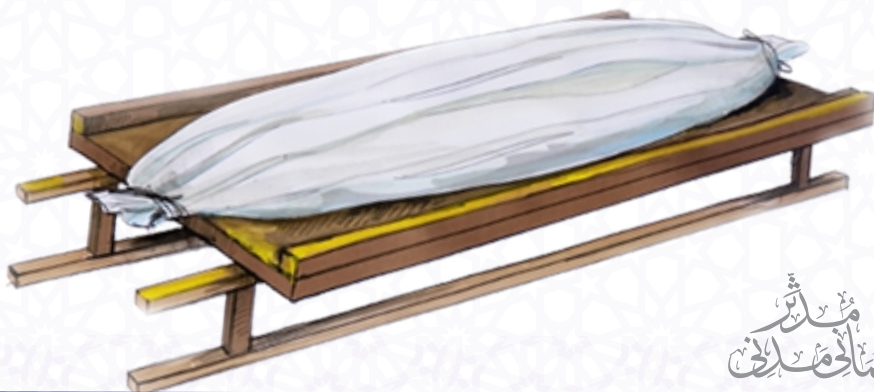
کیا رات کے وقت میت کو دفن کیا جا سکتا ہے؟

میت کو رات میں دفن کرنا جائز ہے البتہ دن میں دفن کرا افضل ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ رات کے وقت فوت گیا تو لوگوں نے اسے رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے (رات کے وقت ہی) خبر دینے سے تمھیں کس چیز نے باز رکھا؟“ انھوں نے عرض کی: رات کا وقت تھا اور سخت اندھیرا تھا، اس لیے ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

(صحیح بخاری: ۱۳۴۷)

نماز جنازہ کے خصوصی احکام ومسائل

38
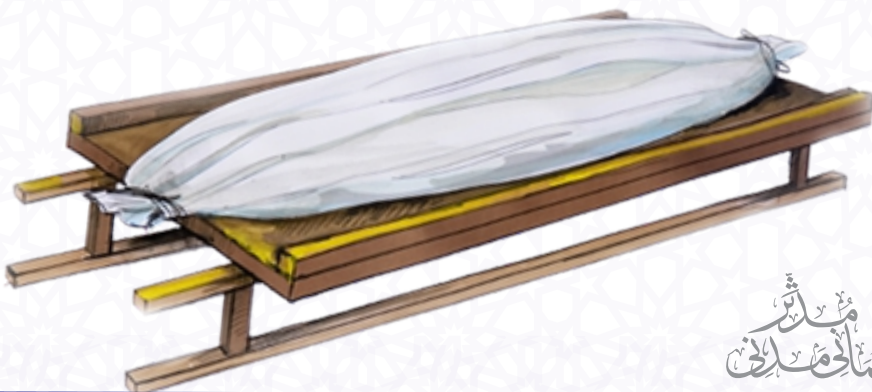
کن اوقات میں میت کو دفن کرنا منع ہے؟

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ تین اوقات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روکتے تھے کہ ہم ان میں نماز پڑھیں یا اپنے مردوں کو دفن کریں:

(۱) جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے

(۲) جب دو پہر کو ٹھہرنے والا (سایہ) ٹھہر جاتا ہے حتیٰ کہ سورج (آگے کو) جھک جائے

(۳) جب سورج غروب ہونے کے لئے جھکتا ہے یہاں تک کہ وہ (پوری طرح) غروب ہو جائے۔

(صحیح مسلم: ۸۳۱)
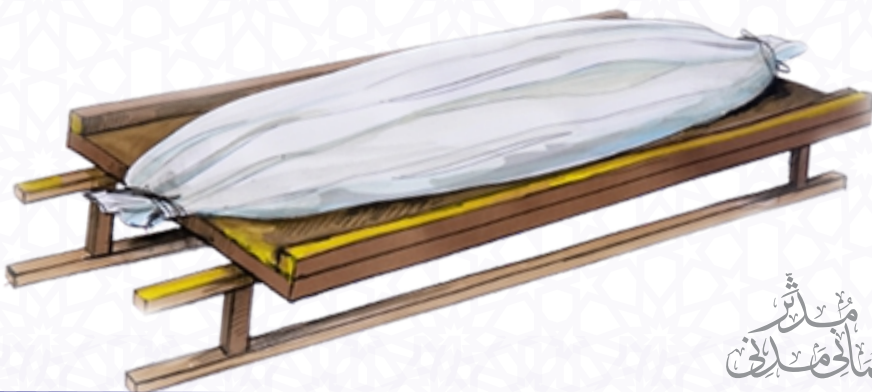
میت کو قبر میں کس طرف سے داخل کیا جائے؟

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْ الْقَبْرِ وَقَالَ هَذَا مِنْ السُّنَّةِ

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حارث نے وصیت کی کہ ان کی نماز (نماز جنازہ) عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں، تو انہوں نے ان کی نماز پڑھائی اور انہیں قبر میں پاؤں کی طرف سے داخل کیا اور کہا: یہ مسنون طریقہ ہے۔

(سنن ابوداود: ۳۲۱۱، صحیح)
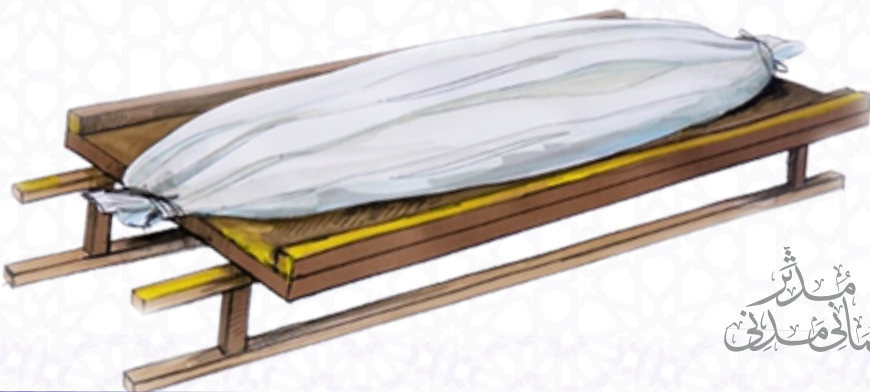
میت کو قبر میں داخل کرتے وقت کیا پڑھا جائے؟

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو قبر میں اتارتے تو یوں فرمایا کرتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

”اللہ کے نام سے اور رسول اللہ (ﷺ) کے طریقے پر۔

(سنن ابو داؤد: ۳۲۱۳، صحیح)

نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

41

کیا شوہر اپنی بیوی کو دفن کر سکتا ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بقیع سے آئے تو دیکھا کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے اور میں کہہ رہی ہوں: ہائے میرا سر! نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ عائشہ! میں (کہتا ہوں): ہائے میرا سر!“ پھر فرمایا: ”تمھارا کیا نقصان ہے اگر تمھاری وفات مجھ سے پہلے ہو گئی؟ (اس صورت میں) میں خود تمھارے لیے (کفن دفن کا) اہتمام کروں گا، تمہیں خود غسل دوں گا، خود کفن پہناؤں گا، خود تمھارا جنازہ پڑھوں گا اور خود دفن کروں گا۔“

(سنن ابن ماجہ: ۱۴۶۵، حسن)

نماز جنازہ کے خصوصی احکام و مسائل

42
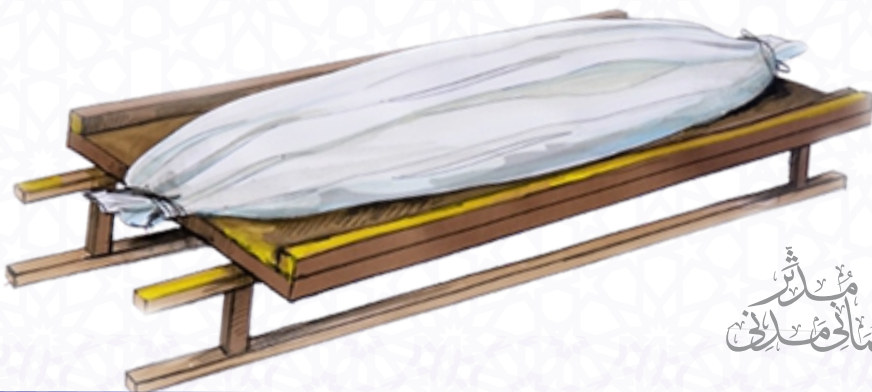
کیا غیر محرم عورت کو قبر میں اتار سکتا ہے؟

امام کاسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عورت کو قبر میں اتارنے کے لئے محرم رشتہ دار غیر محرم سے افضل ہیں اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو غیر محرم کے اتارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ۱/۳۲۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازے میں حاضر تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج ہم بستری نہ کی ہو؟“ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم قبر میں اترو۔“

(صحیح بخاری: ۱۲۸۵)
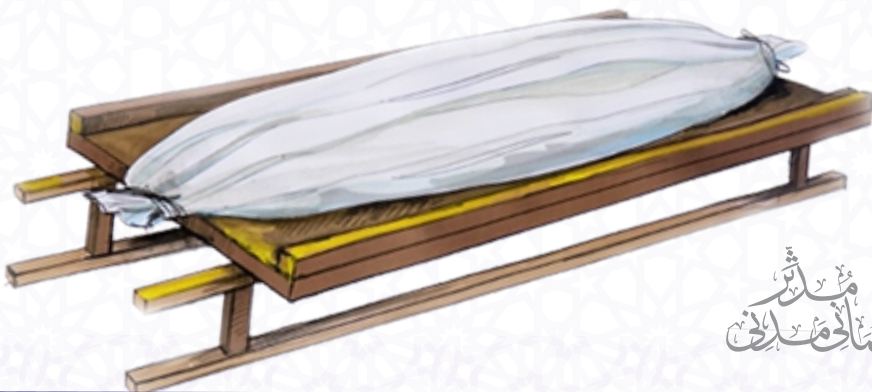
میت کو قبر میں کس رخ لٹایا جائے؟

میت کو قبر میں دائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹایا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے آج تک اہل اسلام کا اسی طریقہ پر عمل رہا ہے۔ (احکام الجنائز، للالبانی: ۱۹۲)

اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْبَيْت الْحَرَام قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا

خانہ کعبہ تمھارا قبلہ ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

(سنن ابوداؤد: ۲۸۷۵، صحیح)
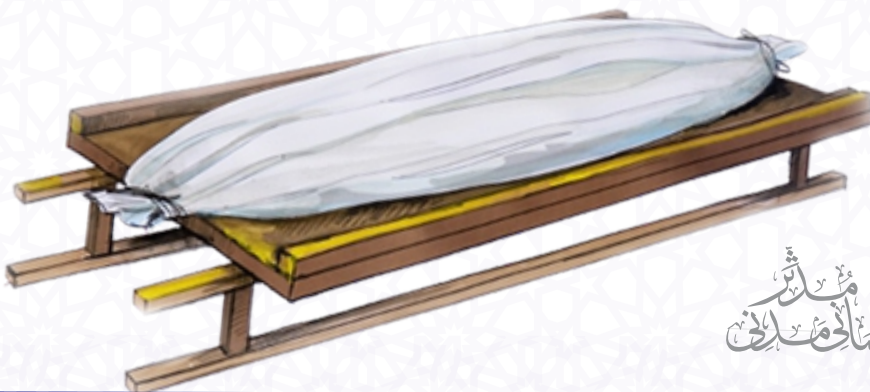
کیا میت کو قبر میں رکھ کر اذان اور اقامت کہنا درست ہے؟

ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس عمل کے بدعت ہونے میں شک نہیں، اللہ تعالی نے اس کے متعلق کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، یہ عمل نہ تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے منقول ہے اور نہ ہی صحابہ کرام سے اور ساری خیر و بھلائی ان کی اتباع میں ہے۔

(فتاوی اسلامیہ: ۵۰/۲)
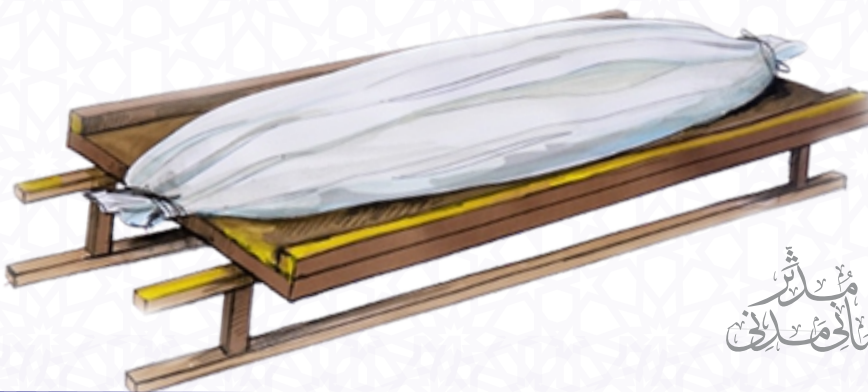
قبر پر کتنے لپ مٹی ڈالی جائے؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، «صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ، فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک میت کا جنازہ پڑھا پھر اس کی قبر پر آئے اور اس کے سر کی طرف سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۵۶۵، صحیح)

مٹی دیتے وقت کوئی دعا پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

کیا تدفین کے بعد میت کے لئے استغفار کرنا درست ہے؟

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ

نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو قبر پر رکتے اور فرماتے ”اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدمی کی دعا کرو بیشک اب اس سے سوال کیا جائے گا۔“

(سنن ابی داؤد: ۳۲۲۱، صحیح)

47

کیا قبروں کے درمیان جوتیاں پہن کر چلنا درست ہے؟

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ ﷺ مسلمانوں کی قبروں پر سے گزرے تو آپ نے فرمایا: "ان لوگوں نے خیر کثیر (بہت زیادہ بھلائی) حاصل کی" اچانک آپ ﷺ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو جوتے پہنے قبروں کے درمیان چل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: "اے جوتیوں والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنی جوتیاں اتار دے" اس آدمی نے (نظر اٹھا کر) دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہی انہیں اتار پھینکا۔

(سنن ابی داؤد: ۳۲۳۰، حسن)